باب: 42

امام ابن ماجہؒ
(824 - 886 AD)

نام محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔209AH/824AD میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام یزید بن عبد اللہ ہے۔ آپ کے دادا حضرت عبد اللہؓ صحابی تھے۔ آپ کی والدہ کا نام ماجہ ہے، اور آپ کے پڑدادا کا نام ماجہ قزوینی تھا۔ یوں آپ ان دونوں نسبتوں سے ابن ماجہ کہلائے اور اسی نام سے شہرت پائی۔

آپ کا تعلق عراق سے تھا۔ لیکن اصل میں ابن ماجہ عجمی نژاد ہیں۔ آپ الربعی بھی کہلاتے ہیں۔ لیکن آپ کی یہ عربی نسبت نسلی نہیں ہے بلکہ عرب کے ایک قبیلے ربیعہ سے بہت زیادہ تعلق رکھنے کی وجہ سے ہے۔ آپ کے بچپن میں، علم دوست مامون الرشید کی خلافت تھی۔ اس زمانے میں تمام اسلامی ممالک علوم اور فنون کے اعتبار سے ترقی و عروج پر تھے۔ ابن ماجہ جب بڑے ہوئے تو خوش قسمتی سے عباسی خلفاء سنت نبویؐ کے احیاء پر زور دے رہے تھے اور احادیث رسول اکرمؐ کی اشاعت پر کام کر رہے تھے۔ اس وقت جابجا اسناد و حدیث کے دفتر کھلے ہوئے تھے اور بڑے زور و شور سے حدیث کا درس جاری تھا۔ چنانچہ آپ نے بہت سے علمائے حدیث سے بہ سہولت استفادہ کیا اور خود بھی اس فن پر عبور حاصل کر لیا۔ احادیث جمع کرنے کے لیے آپ نے مختلف ممالک کے سفر بھی کیے۔

امام ابن ماجہؒ کی تیار کردہ احادیث کے مجموعے کا نام "سنن ابن ماجہ" ہے۔ اس سنن میں 30 کتابیں ہیں۔ اس میں 4,341 احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ان میں سے تقریباً 3,002 حدیثیں وہ ہیں جو صحاح کی باقی پانچ کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اور کوئی 1,339 حدیثیں ایسی جمع کی گئی ہیں جنہیں امام ابن ماجہ کی اپنی کاوش کہا جائے گا۔

حضرت ابوزرعہؒ کے مطابق سنن ابن ماجہ میں کوئی حدیث ضعیف اور موضوع نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مجموعہ، اختصار اور عدم تکرار میں بے نظیر ہے۔

Siddiqui Publications

ابن ماجہؒ کی یہ سنن عموماً "صحاح ستہ" میں شمار ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے ابوالفضل محمد بن طاہر نے 507AH/1113AD میں اس کتاب کو صحاح ستہ میں شمار کیا تھا۔ بعد میں السیوطی، عبدالغنی النابلسی، عبدالغنی المجددی کے علاوہ دیگر محدثین اور مصنفین نے بھی اسے صحاح ستہ ہی میں شمار کیا ہے۔ اگرچہ کہ چند ایک نے اس سے اختلاف بھی کیا ہے لیکن عام متاخرین کا یہی فیصلہ ہے۔

ابن ماجہؒ نے ایک ضخیم تفسیر بھی مرتب کی۔ اس میں قرآن مجید کی تفسیر کے سلسلے میں احادیث و آثار کو آپ نے بالاسناد اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ جمع کیا۔ ابن کثیر اور السیوطی نے اس تفسیر کا ذکر کیا ہے۔ جمال الدین رمزی نے اس تفسیر میں درج راویوں کے حالات پر کام بھی کیا ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب "تہذیب الکمال" میں لکھا ہے۔

امام ابن ماجہؒ کی تیسری تصنیف "التاریخ" ہے۔ اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے لے کر مصنف کے عہد تک کی تاریخ ہے۔ ابن خلکان نے اسے "تاریخِ ملیح" اور ابن کثیر نے اسے "تاریخ کامل" کہا ہے۔

ابن ماجہؒ کی تفسیر اور تاریخ آج کل دونوں ہی ناپید ہیں۔ البتہ سنن ابن ماجہ مختلف مقامات سے متعدد بار چھپتی رہی ہے۔ بلکہ اس کی کئی شرحیں بھی لکھی جا چکی ہیں۔

امام ابن ماجہؒ کا انتقال 27 رمضان، 273AH/886AD میں ہوا۔

نذرانۂ عقیدت

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِه
كَشَفَتْ الدُّجَا بِجَمَالِه
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِه
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِه